"الفقر فخری" نشان سیرت

سید ریاض حسین شاہ

’’الفقر فخری‘‘ نشانِ سیرت

خطبات

(17)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبیدی حنفی لکھتے ہیں:

ریڑھ کی ہڈی کا منکا ''الفقرہ'' کہلاتا ہے۔''فقیر'' شخص وہ ہوتا ہے جس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو۔تاج العروس ہی میں ہے کہ وہ گڑھا جس میں کھجور کا پودا لگایا جائے وہ بھی ''الفقیر'' کہلاتا ہے۔کنواں یا وہ جگہ جو پانی سے بھر جائے وہ ''فقیر'' ہی ہوتی ہے۔راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ ''التفقیر'' موتیوں میں سوراخ کرنا ہوتا ہے۔''الصحاح'' میں ہے کہ اونٹ کی ناک چھیدنا تا کہ اس میں نکیل ڈالی جا سکے اور ایسا اونٹ جو نکیل دار ہو اسے ''الفقیر'' کہہ دیتے ہیں۔کرتے کا وہ منہ جس میں سے سر داخل کرتے ہیں وہ ''مفقور'' کہلاتا ہے۔چوکھٹ جس سے گزر کر انسان اپنے کمرہ میں پہنچ جائے وہ بھی ''فقیر'' ہوتی ہے۔وہ زمین جس میں پانی روکنے کے کافی گڑھے ہوں وہ ''ارضِ مفتقر'' ہوتی ہے۔

''فقرہ'' زرخیز زمین کو کہتے ہیں۔ذوالفقار وہ تلوار جو پیٹھ کے مہرے بکھیر دے یا موتیوں سے مزین تلوار۔''فقرہ'' ایک بوٹی کا نام ہے جو خوشبو دیتی ہے۔صاغانی نے لکھا:

''وہ مردِ حق جو بوجھ زیادہ اٹھا سکے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''الفقر فخری''

''فقر'' کا معنی احتیاج بھی کیا گیا۔فقہ کی رو سے ''فقیر'' وہ ہوتا ہے جس کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں لیکن اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو وہ جو بالکل خالی ہاتھ ہو اُسے مسکین کہہ دیتے ہیں۔

(14) راہنمائے شباب نورسی

(15) حرف حرف حقیقت

(16) قرآنک انسائیکلوپیڈیا: ڈاکٹر اشفاق

(17) محبت کی باتیں: حکیم سعید

(18) نضرۃ النعیم

(19) جامع العلوم: مخدوم جہانیاں جہاں گشت

(20) اسلام اور تعمیر شخصیت: میاں عبدالرشید

(21) الرجال حول الرسول

یہ ذہن میں رہے کہ صرف طبعی ضروریات کی احتیاج ہی ''فقر'' نہیں ہوتا بلکہ انسان کی نشوونما کے لیے جو روحانی اسباب اور ذرائع ہوتے ہیں ان کی احتیاج بھی ''فقر'' ہوتا ہے۔

قرآنی اطلاقات

موسیٰ علیہ السلام نے جب مدائن کے کنویں پر شعیب علیہ السلام کی بچیوں کو پانی مہیا کر دیا تو آپ جناب سائے میں کھڑے ہوئے اور دعا کی کہ پروردگار جو کچھ بھی تو نے میرے لیے مہمانی میں دیا ہے میں اس میں سے ہر ایک کا ضرورت مند ہوں۔ قرآن مجید اس کو یوں بیان فرماتا ہے:

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

''تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلایا پھر سایے کی طرف پلٹ کر دعا کی اے میرے ربّ! تو میری طرف جو نعمتیں بھی اتارے میں ان کا سب سے بڑھ کر حاجت مند ہوں''۔ (سورۃ القصص:24)

یہاں طبعی ضروریات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ شرف انسانیت اور روحانی عظمت کے اصول اور ذرائع سب کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

سورۃ فاطر میں ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ

''اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ ہی غنی خوب حمد کیا گیا ہے''۔ (سورۃ الفاطر:15)

یہاں آیت کی تشریح یہ بنتی ہے کہ انسان اپنی روحانی تربیت اور جسمانی نشوونما ہر ایک کے لیے خدا کا محتاج ہے اور بے شک اللہ نے انسانوں کی یہ ضرورتیں پورا کرنے کا بندوبست فرمایا ہوا ہے۔ وحی کا نزول، رسالت کے سلسلے اور اولیائے کرام کی تعلیم سب اسی میں اللہ کی عطا ہیں۔

سورۃ القیامۃ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ

''اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہوگا''۔ (سورۃ القیامہ:25)

یہاں اس مقام پر ''فَاقِرَۃٌ'' کا لفظ کمر توڑ دینے والی مصیبت کے معنوں میں استعمال ہوا۔

قرآن مجید میں مختلف استعمالات کے تناظر میں جو معانی سمجھ آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(1) فقیر وہ ہے جو معاشرے کی تربیتی ضرورتیں محسوس کر کے سارے بوجھ اپنی ریڑھ کی ہڈی پر اٹھالیتا ہے۔ فقر نام ہی اللہ کی احتیاج کا ہے اس لیے فقیر ہمہ دم اللہ کی دہلیز پر رہتا ہے۔

(2) ''فقیر'' معاشرہ میں لوگوں کو موتیوں کی طرح سجاتا اور ان سب کو خدا کی محبت کی مالا بنا کر رکھتا ہے۔ فقیر لوگوں کو جوڑ کر رکھتا ہے وہ انہیں بکھیرتا نہیں۔ فقیر کبھی تفرقہ باز نہیں ہوتا وہ اُمت کا مخلص خادم ہوتا ہے۔ قرآنی اطلاقات کے پیش نظر فقیر خیرِ فقیر اس وقت بنتا ہے جب وہ کسی ولی کامل کو اپنا مرشد قرار دے دیتا ہے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

فقیر شخص کبھی بھی فیض کے سرچشموں سے دور نہیں رہ سکتا۔ انسانی نشوونما کے لیے فقیری میں وحی اور سنت سے ارتباط ضروری ہوتا ہے۔ فقیر کے نصاب تربیت میں قرآن ضروری ہوتا ہے۔ قرآن حکیم سے کٹ کر نہ تربیت کی جاسکتی ہے اور نہ تربیت لی جاسکتی ہے۔

فقر پر اپنے اسلاف کے علم و عمل سے مستفید ہونے کے لیے میں عوارف المعارف کی طرف مراجعت کروں گا۔ یہی وہ کتاب ہے جسے اکابرین تصوف اپنے مطالعے میں رکھتے تھے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ فقیر کی اصل حقیت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:

''فقیر وہ ہے جو حق تعالیٰ کے سوا کسی کی پروا نہ کرے''۔

ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

’’فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ مطمئن اور پُر سکون ہو اور جب اسے کچھ مل جائے تو وہ سخاوت کرے‘‘۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’ظاہری حسن ادب اور باطنی حسنِ ادب فقر کا اہم سرمایہ ہے‘‘۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’خشوع والا دل اور تواضع والا بدن فقر کے دو اہم نشان ہیں‘‘۔

الحریری کہتے ہیں:

’’حسن اخلاق کو اپنانا اور قبح اخلاق کو ترک کرنا فقر ہے‘‘۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’میری امت کے فقراء دولت مندوں سے نصف یوم پہلے جنت میں داخل ہوں گے‘‘۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

’’فقیر وہ ہے جو دنیا کے پیچھے خجل خوار نہ ہو‘‘۔

بزرگ یہ بھی فرماتے ہیں:

’’اللہ ہی کا ہو جانا فقر ہے‘‘۔

حضرت مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’جو بندہ اپنے وقت میں ہمیشہ افضل کام میں مصروف ہو‘‘۔

یہ بھی کہا گیا ہے:

’’تصوف کا اول درجہ علم ہے اوسط درجہ عمل ہے اور آخری درجہ موھبت ہے‘‘۔

عوارف المعارف میں ہے:

’’تعلقات کو چھوڑ دینا روحانیت ہے‘‘۔

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے تھے:

''فقیر وہ ہے جو کدورت سے صاف ہو، فکر سے خالی ہو اور شوق و مستی سے معمور ہو''۔

میرے شیخ حضرت لالہ جی جمشید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فقر میں دس چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔

(1) عقیدہ کا مضبوط ہونا

(2) اعمال کا صالح ہونا

(3) طبیعت کا جمالیاتی ہونا

(4) باطن کا محبت الٰہی کے نور سے بھرا ہوا ہونا

(5) سوز و گداز میں اتنا آگے بڑھ جانا کہ دل آئے کہ میں کپڑے پھاڑ دوں بکھر کر مٹی ہو جاؤں۔

(6) عاجزی اور تواضع میں یادگار اسلاف بن جانا

(7) دم دم اللہ کا ذکر کرنا

(8) سکر اور مستی کے باوجود سنت کی پابندی کرنا

(9) دنیائے دوں کی طمع سے خود کو آزاد کر لینا

(10) کسی کی مذمت کی پروانہ ہونا اور کسی کی تعریف سے بھی بے نیاز بن کر رہنا

عوارف المعارف میں فقیرانہ طبیعت کے یہ اصول دیے گئے ہیں ان میں سے پانچ ظاہری ہیں اور پانچ باطنی ہیں۔

ظاہری اصولوں کی کہکشاں

(1) سچ بولنا

(2) سخاوت

(3) جسمانی تواضع

(4) دوسروں کو تکلیف سے بچانا

(5) خود تکلیف برداشت کرنا اور دوسروں کو نفع پہنچانا

باطنی کیفیات کی بارانِ رحمت

(6) محبت

محبت نام ہے ایک ''تعلق خاطر'' کا ایک جذب دروں کا، ایک رشتہ دل کا لیکن یہ اگر کہنے کا صرف انداز ہو تو پھر یہ کمزور ہے۔ محبت میں کئی رشتے پنہاں ہوتے ہیں۔

حکیم سعید نے ٹھیک لکھا:

> ''محبت میں شعلے کی تپش کے ساتھ ساتھ شبنم کی لطافت بھی ہوتی ہے اور توقیر و تکریم اس کے لگاؤ کا اہم جزو ہوتا ہے۔ لسانی اظہار کی شوریدہ سری کی بجائے اسے خاموشی کی بلاغتوں میں کہیں زیادہ ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ محبت میں رحم کا گداز پایا جاتا ہے۔ محبت کائنات میں اللہ کی سب سے زیادہ گراں مایہ اور نادر نعمت ہے۔ یہ صفت ربانی کا پرتو ہے جو بندہ نوازی ہی کہلا سکتی ہے''۔

(7) ساتویں چیز جدائی کا خوف ہے۔ محبوب کو دل سے جدا کرنا محبت کی توہین ہوتی ہے۔ صوفیاء کے نزدیک اللہ کو ہر دم اپنے ساتھ ساتھ تصور کیے رکھنا تصوف کی جان ہے۔ اس لیے سالک کو ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ کہیں اللہ اور اس کے درمیان کوئی چیز حجاب نہ بن جائے۔

(8) آٹھویں چیز وصال کی آرزو ہے۔ محبت کے راستے بہت ہیں لیکن محبت کی منزل ایک ہے ہر وقت دل میں یہ تمنا اور آرزو رکھنا کہ وصل وصال کی کوئی گھڑی

نصیب ہو جائے۔

(9) نویں چیز انسان کے اندر گناہوں پر شرمندگی کا احساس ہے۔علم نفسیات میں اسے ضمیر کی زندگی سے تعبیر کر دیتے ہیں۔ واصفؒ نے ضمیر کے زندہ ہونے پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے:

"ضمیر کی آواز نہ تو ظاہری زبان سے دی جاتی ہے اور نہ ہی کانوں سے سنی جاتی ہے۔ یہ آواز بہت دور سے آتی ہے لیکن قریب سے سنی جاتی ہے جیسے ہمارے اندر سے کوئی بولتا ہے شاید یہ آسمانوں سے آنے والی ہاتف کی صدا ہے یہ ہمیں آلائشوں اور غفلتوں سے نجات دینے کے لیے آتی ہے"۔

میں عرض کرتا ہوں کہ زندہ ضمیر کا تعلق انسان سے ایسے ہی ہوتا ہے جیسے سورج کی کرنوں کا تعلق سورج سے ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ضمیر خوشبوؤں ہی کی طرح گلوں میں مضمر ہوتے ہیں۔ضمیر ہمیشہ توبہ ہی کے داعی نہیں ہوتے بلکہ مرشدِ کامل ہوتے ہیں۔

(10) دسویں بات عوارف العارف میں اپنے رب سے حیا کرنا لکھی گئی ہے۔

خورشید سیرت "الفقر فخری"

"الفقر فخری" یہ جملہ حضور ﷺ کا اپنا ہے۔اس میں عرشی رنگ، ملکوتی خوشبو اور آفاقی روشنی ہے۔یہی وہ آبِ حیات کا صافی چشمہ ہے جس سے زندگی کی لہریں اٹھتی ہیں اور اصولوں کی سمندر سازی کر دیتی ہیں۔فقر کے لغوی معانی کو اگر سیرت کی گلی میں لا کر سمجھ کا رقص کوئی دیکھنا چاہے تو کہا جا سکتا ہے کہ فقر گناہوں سے نفرت کا نام ہے لیکن گناہ گاروں سے محبت بھی فقر ہی کا ایک رنگ ہے۔ یہ حوصلہ الفقر فخری والے نے ہی دیا کہ دل میں بھی خطرات اور وسواس پیدا نہ ہوں۔فقر دلوں کے جوڑنے کا نام ہے۔تشتت فقیری سے دور بھاگتا ہے۔فقر ہی کیاری ہے

جہاں کردار کی کھجوریں پیدا ہوتی ہیں۔ یہی موتیوں کی مالا بنتی ہے۔ فقر جب حضور ﷺ کی سیرت ہو جائے تو انبیاء بھی حضور ﷺ کی اطاعت میں صف بند ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ حضور ﷺ ہی ہیں جنہوں نے فقیری کو قرآن کے ساتھ جوڑ دیا۔ قرآنی صدائیں محمدی فقیروں کو قرآن کے ذوق سے مست رکھتی ہیں۔ یہ الفقر فخری ہی کی نسبتیں ہیں جہاں خدا کی تجلیوں کا عکس پڑتا ہے۔ قرآن کی آیات کا تعلق صاحبِ سیرت کی رگ و پے کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ یہاں قرآنی مواعظ اور اخبار و آیات دلوں میں گداز پیدا کرتے ہیں۔ یہاں سرکارِ فقر ایک خاص ماحول عطا کر دیتے ہیں اور فقر رقت کے ساتھ اور وجد و خشوع کے ساتھ مل کر عملی ہدایات کے فیض میں ڈوب جاتا ہے۔ یہی فقر احتیاج نہیں رہتا محبوب کی گلی میں سکونت بن جاتا ہے۔ اب فیصلہ کر لیا جائے کہ فقر رل جانے کا نام نہیں فرش تا عرش سچائیوں کے ساتھ دوستی کا میلہ ہے اور الفقر فخری سیرت کا ایک اہم باب ہے۔

❁❁❁❁❁

دعا اور مناجات

یا کریم!

یا عظیم!!

یا رب یا رب یا عظیم الشان

تو بندہ نواز بھی ہے اور تو بندگی نواز بھی ہے

تیرے آستان کرم سے ہر ایک کو خیرات ملی ہے اور ملتی ہے

یا کریم!

اپنے کرم کا رخ سوئے غریباں فرما دے

یا غنی اپنے خزانوں میں سے فقر کی خصلت دے کر غنی کر دے

تو نے اپنے نبی کو بھی تو بڑی کثرت والا بنا کر غنی کیا

ان کے "غنیٰ" کی روشنی ہمیں بھی عطا فرما دے!

یہ ہماری شوریدہ دلی ہے کہ معبود کو محبوب سمجھتے رہتے ہیں لیکن تیری محبت کے بغیر افعال و اعمال میں معنویت سے محرومی رہتی ہے اور مقصدیت سے آشنائی نہیں ہوسکتی

یا کریم! فقیروں کو غنی کر دے

یارب یارب یارب یارب یارب

یارب زندگی یوں ہی دوڑتی رہے

❁❁❁❁❁

مصادر اور مراجع

(1) قرآن حکیم

(2) بخاری شریف

(3) سنن نسائی

(4) عوارف المعارف

(5) مکتوبات شریف مجدد الف ثانی

(6) سنابل نور

(7) تاج العروس

(8) المفردات

(9) البحر المدید

(10) تفسیر ابن عاشور

(11) فیروز اللغات

(12) پروقار محبت عزت نواز عشق

(13) رسالہ قشیریہ